26 FEBRUARY 2026

برکاتِ زکوٰۃ

(For Islamic Brothers)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تواِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

شفاعت کا وظیفہ!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃً لَہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرُود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی، ۷/۱۹۹حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قارون کی ہلاکت

قارُون، حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا یَصْہُر کا بیٹا تھا۔ اللہ پاک نے اُس کو بے پناہ دولت سے نَوازا تھا، حتّٰی کہ اُس کے خزانوں کی چابیاں ایسے چالیس(40) افراد اُٹھاتے تھے، جو عام مردوں سے زیادہ طاقتور تھے۔[2] جیسا کہ پارہ20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر76 میں ارشادِ باری ہے۔

وَ اٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ (پ۲۰،القصص:۷۶)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے جن کی کُنجیاں (اُٹھانا) ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھیں۔

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

2… تفسیرِ خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ:۷۶، ۳/۴۴۰ ملتقطاً

جب اللہ پاک نے **بَنِیْ اِسْرَائِیْل** پر زکوٰۃ کا حکم نازِل فرمایا تو قارُون، حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آیا اور آپ سے یہ طے کیا کہ ایک ہزار (1000) دِینار پر ایک دِینار، ہزار(1000)دِرہموں پر ایک درہم جبکہ ہزار(1000) بکریوں پر ایک بکری اور اسی طرح دیگر چیزوں میں سے بھی ہزارواں حِصّہ زکوٰۃ دے گا۔ چنانچہ جب اُس نے گھر جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ کا حِسَاب کیا تو وہ بہت زیادہ مال بن رہا تھا، اُس کے نفس نے اتنا ڈھیر سارا مال دینے کی ہِمّت نہ کی، لہٰذا اُس نے بَنِی اِسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہر بات میں اِطَاعت کی، اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو ؟ انہوں نے کہا، تم ہمارے بڑے ہو، جو چاہو حکم دو۔ قارُون نے کہا کہ فُلاں بدچَلن (بُرے کردار والی) عورت کے پاس جاؤ اور اُس سے ایک مُعَاوَضَہ (اُجرت) مُقَرّر کرو کہ وہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر تُہمت (اِلزام) لگائے، جب ایسا ہو گا تو بَنِی اسرائیل، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارُون نے اُس عورت کو ایک ہزار(1000) دِرہم اور ایک ہزار(1000) دِینار دے کر اس بات پر راضی کیا کہ وہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر تُہمت لگائے۔ اگلے دن قارُون نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آ کر کہنے لگا کہ بَنِی اِسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ اُنہیں وَعظ و نَصِیحَت فرمائیں۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بَنِی اسرائیل کو نصیحت کرتے ہوئے مختلف گناہوں کی سزائیں بیان فرمائیں۔ قارُون کہنے لگا: کیا یہ حکم سب کے لئے ہے، خواہ آپ ہی ہوں ؟ آپ نے فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا: بَنِی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فُلاں عَورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔

حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا اُسے بلاؤ۔ وہ آئی تو حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تجھے اُس ذات کی قسم! جس نے بَنِی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اُس میں رَستے بنائے

اور تورَیت نازِل کی،سچ بات کہو۔ وہ عورت ڈر گئی اوراُسےاللہ پاک کے رسول پر بُہتان(جھوٹاالزام)لگاکرانہیں اِیذاء(تکلیف) دینے کی ہمت نہ ہوئی،اُس نے اپنے دل میں کہا کہ اِس سے توبہ کرنا بہتر ہے۔ چنانچہ اس نے حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی کہ "اللہ پاک کی قسم!جو کچھ قارون کہلوانا چاہتا ہے وہ جُھوٹ ہے،سچ تو یہ ہے کہ اِس نے مجھے کثیر مال کا لالچ دیا تاکہ میں آپ پر تُہمت لگاؤں۔" یہ سُن کر حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ربّ پاک کے حُضُور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے: یاربِّ کریم! اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری خاطر قارون پر اپنا غَضَب فرما۔اللہ پاک نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے،آپ اِس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بَنِی اِسرائیل سے فرمایا:اے بَنِی اِسرائیل!اللہ پاک نے مجھے قارُون کی طرف بھیجا ہے جیسے فرعون کی طرف بھیجا تھا،جو قارُون کا ساتھی ہو،اُس کے ساتھ اُس کی جگہ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ الگ ہو جائے۔سب لوگ قارُون سے جُدا ہو گئے اور دواَفراد کے سِوا کوئی اس کے ساتھ نہ رہا۔تب حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا:"یَا اَرْضُ خُذِیْھِمْ"یعنی اے زمین اِنہیں پکڑ لے!تووہ گُھٹنوں تک زمین میں دَھنس گئے۔آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو کَمر تک دَھنس گئے،آپ یہی فرماتے رہے حتّٰی کہ وہ لوگ گردنوں تک دَھنس گئے،اب وہ گِڑگِڑانے لگے اور قارُون،آپ کو اللہ پاک کی قسمیں اور رِشتہ و قَرابَت کے واسطے دینے لگا،مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے شِدّتِ جَلال کے سبب تَوَجُّہ نہ فرمائی،یہاں تک کہ وہ بالکل دَھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔

حضرتِ قَتَادَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ وہ قیامت تک زمین میں دھنستے ہی چلے جائیں گے۔بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارُون کے مکان اور اُس کے

خَزائن و اَموال کی وَجہ سے اُس کے لئے بد دُعا کی۔ یہ سُن کر آپ نے دُعا کی تو اُس کا مکان اور اس کے خزانے و اَموال سب زمین میں دَھنس گئے۔[1]

اللہ رَبُّ العَالَمِیْن نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں قارُون کے اَنْجام کو کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے چنانچہ پارہ 20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر 81 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۟ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾ (پ ۲۰، القصص: ۸۱)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسادیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اپنی) مدد کرسکا

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ دُنیوی مال کی مَحَبَّت میں زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے اور اللہ پاک کے رسول سے دُشمنی مول لینے والے بدبَخْت قارُون کا اَنجام کیسا بھَیَانک (خوف ناک) ہوا، نہ اُسے مال کام آیا نہ اس کے خزانے، بلکہ وہ اپنے خزانوں سمیت ہی عذاب کی لپیٹ میں آگیا۔ سُوْرَۃُ الْقَصَص میں بیان کردہ اس واقعے سے جہاں مالِ دُنیا سے مَحَبَّت کا بھیانک اَنجام پتہ چلتا ہے، وہیں زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت بھی بَخُوبی واضِح ہورہی ہے۔

فرضیّتِ زکوٰۃ

یاد رہے کہ اُمّتِ مُحمدیہ پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی فرض کی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 43 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پ ۱، البقرۃ: ۴۳)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

[1] ... تفسیرِ خازن، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۳/۴۴۲ ملخصاً

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مُفتیسیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت میں نمازوزکوٰۃ کی فَرضِیَّت کا بیان ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک رُکن ہے۔اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اسلام کی بُنیاد پانچ(5) باتوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اُس کے رسول ہیں ، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔[1]

زکوٰۃ کی اَہمِّیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ 32 مرتبہ ذکر آیا ہے۔(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص ۲۰۲)

اَہمِّیّتِ زکوٰۃ

پیارے اسلامی بھائیو! کوئی بھی ملک خواہ مَعاشی طَور پر کتنا ہی تَرقّی یافتہ کیوں نہ ہو، لیکن اُس میں لوگوں کا ایک ایسا طبقہ ضرور ہوتا ہے جو مختلف وُجُوہات کے باعث غُربت وإفلاس کا شِکار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی کَفالَت کی ذِمّہ داری اللہ پاک نے صاحبِ حَیثِیَّت افراد کے سِپُرد (ذمہ) کی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے مَفْلُوکُ الْحَال (خستہ حالت) افراد تک بھی پہنچتی رہے اور یوں مُعاشرے میں مَعاشی توازُن کی فضا قائم رہے۔ یاد رہے کہ اگر اللہ پاک چاہتا تو سب کو دولت مند بنادیتا

[1] . . . بخاری، کتاب الایمان، باب دعاء کم ایمانکم، ۱/ ۱۴، حدیث ۸

اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت کے سبب آزمائے۔ چنانچہ پارہ 8، سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، آیت نمبر 165 میں ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىٕفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پ۸، الانعام: ۱۶۵)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے بلندی عطا فرمائی تاکہ وہ تمہیں اس چیز میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔

یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پاکر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔ (خزائن العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۶۵)

معلوم ہوا کہ دُنیا دارُ الامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر حکمِ خداوندی کو اپنے لئے سَعَادَت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے ادا کریں اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں۔ پھر زکوٰۃ تو ایک ایسی عبادت ہے، جس میں ہمارے لئے دُنیا و آخرت کے ڈھیروں فوائد اور فضائل رکھے گئے ہیں۔ آیئے! زکوٰۃ دینے کے پندرہ چند فوائد سنیئے اور اپنے دلوں میں اس کی اَہَمِّیَّت کو مزید پُختہ کیجئے۔

(1) تکمیلِ ایمان کا ذریعہ

زکوٰۃ ادا کرنے والے کو پہلی سَعَادَت مندی یہ حاصل ہوتی ہے کہ زکوٰۃ دینا، اس کے ایمان کی تکمیل کا سبب بنتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:

1. تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔[1]

2. جو اللہ (پاک) اور اُس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان رکھتا ہو، اُسے لازِم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔"[2]

﴿2﴾ رحمتِ اِلٰہی کی برسات

زکوٰۃ دینے والے کو دوسری سَعَادَت یہ ملتی ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چھما چھم بارش ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت نمبر 156 میں ہے:

وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶) (پ ۹، الاعراف: ۱۵۶)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

﴿3﴾ تقویٰ و پرہیز گاری کا حصول

زکوٰۃ دینے کا تیسرا (3) فائدہ یہ ہے کہ اس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 3 میں مُتَّقِیْن کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے:

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَۙ(۳) (پ ۱، البقرۃ: ۳)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

[1] ... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اداءِ الزکوٰۃ، الحدیث ۱۲، ج ۱، ص ۳۰۱

[2] ... المعجم الکبیر، الحدیث ۱۳۵۶۱، ج ۱۲، ص ۳۲۴

﴾4﴿ کامیابی کا راستہ

زکوٰۃ کا چوتھا(4) فائدہ یہ ہے کہ اِس سے بندہ کامیاب لوگوں کی فَہرِست میں شامل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں فَلاح کو پہنچنے والوں کا ایک کام زکوٰۃ بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، آیت نمبر 1 تا 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۔۴)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔

﴾5﴿ نصرتِ اِلٰہی کا مستحق

پانچویں(5) فَضِیلَت یہ ہے کہ اللہ پاک زَکوٰۃ اَدا کرنے والے کی مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 17، سُوْرَۃُ الْحَجّ، آیت نمبر 40 ، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ (پ۱۷، الحج، ۴۰، ۴۱)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا، بیشک اللہ ضرور قوت والا، غلبے والا ہے۔ وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے قبضے میں سب کاموں کا انجام ہے۔

زکوۃ ادا کرنے کے مزید فائدے:

پیارے اسلامی بھائیو!زکوۃ ادا کرنے کے ان کے علاوہ بھی بہت سے فائدے ہیں مثلاً زکوۃ ادا کرنے سے مسلمان کا دل خوش ہوتا ہے، زکوۃ سے غریب مسلمان کا فائدہ ہوتا ہے، مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ مضبوط ہوتا ہے، مال پاک ہو جاتا ہے، بُری صفات سے نجات ملتی ہے وہ اس طرح کہ نفس کو لالچ، مال کی محبت اور بخل سے نجات ملتی ہے، مال میں برکت ہوتی ہے، مال کے شر سے حفاظت ہوتی ہے، مال کی حفاظت ہوتی ہے کہ مال چوری اور نقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے، اللہ پاک زکوۃ دینے والوں کی حاجت رَوائی فرمائے گا اور زکوۃ دینے والے کو غریبوں کی دعائیں ملتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! زکوۃ دوسری سِنِّ ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی۔ (درمختار، کتاب الزکوۃ، ۳/۲۰۲) جب زکوۃ فرض ہوئی تو مالدار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن خوش دِلی اور انتہائی جوش و جذبے کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ دیا کرتے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقِعہ سنتے ہیں۔ چنانچہ

صحابۂ کرام کا جذبہ

حضرتِ اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے زکوۃ وُصول کرنے کے لئے بھیجا تو میں ایک شخص کے یہاں پہنچا۔ انہوں نے اپنا سارا مال میرے پاس جمع کیا، میں نے دیکھا کہ اُن میں ایک سالہ اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ میں نے اُن سے کہا کہ اپنی زکوۃ میں ایک سالہ اُونٹنی دے دو، کیونکہ یہی تمہارے اِن اُونٹوں کی زکوۃ ہے۔ انہوں نے کہا: ”ایک سال کی اُونٹنی کس کام آئے گی؟ وہ

نہ تو سُواری کا کام دے سکتی ہے نہ دُودھ کا، یہ دیکھئے ایک طاقتور اور موٹی اُونٹنی ہے، آپ اِسے زکوٰۃ میں لے جائیں۔" میں نے کہا: میں ایسی شَے ہرگز نہیں لُوں گا جس کا مجھے حکم نہیں فرمایا گیا۔ ہاں! البتّہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے قریب ہی ہیں، اگر تمہارا دل چاہے تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو کر خود اِسے پیش کر دو۔ اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبُول فرمالی تو میں لے لوں گا اور انکار فرمایا تو نہیں لوں گا۔ اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے اور وہ اُسی اُونٹنی کو لے کر میرے ساتھ چَل پڑے۔ جب ہم حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت میں پہنچے تو اُنہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کا قاصِد میرے مال کی زکوٰۃ وُصول کرنے کے لئے میرے پاس آیا اور خُدا پاک کی قسم! اس سے پہلے کبھی مجھے یہ سَعَادَت نصیب نہیں ہوئی کہ حُضُور نے یا آپ کے قاصِد نے میرے مال کو مُلاحظہ فرمایا ہو۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصِد کے سامنے اپنے تمام اُونٹ پیش کر دیئے تو اِن کے خیال میں مُجھ پر ایک سال کی اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ ایک سال کی اُونٹنی نہ تو دُودھ کا کام دے سکتی ہے اور نہ ہی سُواری کا، اِس لئے میں نے ایک جَوَان، صحت مند اُونٹنی پیش کی کہ وہ اِسے زکوٰۃ میں قبُول کر لیں، لیکن انہوں نے لینے سے اِنکار کر دیا۔ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ اُونٹنی میں آپ کی بارگاہ میں لایا ہوں، آپ اِسے قبُول فرمالیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تُم پر لازِم تو وہی ہے۔ ہاں! اگر تم اپنی خُوشی سے زیادہ عُمر کی اونٹنی دیتے ہو تو اللہ پاک تمہیں اس کا اَجْر دے گا اور ہم اسے قبُول کر لیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ اونٹنی یہی ہے جو میں اپنے ساتھ لایا ہوں، آپ اسے قبُول فرمالیں، تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے لینے کی اِجَازَت دے دی اور اُن کے مال میں بَرَکت کی دُعا فرمائی۔ (1)

1 ... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ، ۲/۱۴۸، حدیث: ۱۵۸۳

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے دلوں میں زکوٰۃ اَدا کرنے کا کتنا جذبہ تھا کہ وہ اللہ پاک کی راہ میں دینے کے لئے اپنا سب سے عُمدہ (اچھا) مال پیش کرتے اور اسے اپنے لئے باعثِ سَعَادَت سمجھتے۔ مگر اَفسوس! ایک ہم ہیں کہ خوش دِلی سے زکوٰۃ ادا کرنا تو دُور کی بات، ہماری بہُت بڑی تعداد سِرے سے زکوٰۃ اَدا ہی نہیں کرتی۔ یاد رکھئے! قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں پارہ 10، سُوْرَۃُ التَّوْبَہ، آیت نمبر 34 میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں سَخت وَعِید آئی ہے، چنانچہ اِرشادِ خُداوَندی ہے:

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں وعیدوں پر مشتمل دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَمَاعَت کیجئے:

1. دوزخ میں سب سے پہلے تین (3) شخص جائیں گے، اُن میں ایک وہ مالدار بھی ہے جو اپنے مال میں اللہ پاک کا حق (زکوٰۃ) اَدا نہیں کرتا۔[1]
2. جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اُس کا حَق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قِیامت کے دن اُس کے لیے آگ کی سِلیں بچھائی جائیں گی جنہیں جہنّم کی آگ میں تَپایا (گرم کیا) جائے گا اور اُن سے اُس کی کَروٹ، پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب بھی وہ ٹھنڈی ہونے پر آئیں گی، دوبارہ ویسی ہی کر دی جائیں گی۔ (یہ مُعَامَلَہ جاری رہے گا) اُس دن میں جس کی

[1] ... ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب ذکر ادخال مانع الزکاۃ... الخ، الحدیث: ۲۲۴۹، ج۴، ص۸ ملخصًا

مقدار پچاس ہزار (50,000) برس ہے، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا، خواہ جنّت کی طرف جائے یا جہنّم کی طرف۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك جاری ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ اِعْتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ الْمُؤمِنِین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال رَمَضان المبارَک کے آخری عشرہ کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہیئے۔ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی رِضا کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری عشرہ کا اعتِکاف فرمایا کرتے تھے۔

[1]... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، حدیث: ۹۸۷، ص ۴۹۱

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ دَورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے آخری عشرہ کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہیئے اوردوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔اِنْ شَآءَ الله دعوتِ اسلامی انڈیا کے تحت ہند بھر میں آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی ترکیب ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه اعتکاف میں وضوو غسل، نماز وروزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ معلومات کاڈھیروں خزانہ ہاتھ آتاہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈونیشن جمع کرنے کی ترغیب

دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه دعوتِ اسلامی انڈیاخدمتِ دِین کے 50 سے زائد شعبہ جات میں دینی کام کر رہی ہے، صرف جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ (بچوں اور بچیوں کے لئے)، غریب نواز آن لائن اکیڈمی کے سالانہ اخراجات لاکھوں نہیں، کروڑوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی انڈیاکے دینی کاموں کے لیے اپنے ڈونیشن دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ڈونیشن جمع کیجئے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے لیے مالی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ بھلا میں کس

طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے کو دینی کاموں کے لیے شامل کر سکتا ہوں؟

آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے ڈونیشن میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے، ”ڈونیشن بکس(Box)“ کے ذریعے مالی تعاون۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ **”ڈونیشن بکس“** کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ ڈونیشن بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں(Customers) کو راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کے فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترغیب دلائیں۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور شعبہ ڈونیشن بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ رقم جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو ”ڈونیشن بکس“ اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے ”گھریلو صدقہ بکس“ کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! **صلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”ہفتہ وار اجتماع“

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ زکوٰۃ دینے کے کتنے فضائل و برکات ہیں اور زکوۃ ادا نہ کرنے والے کس قَدَر خَسارے میں ہیں کہ دُنیا میں بھی نُقصان اُٹھائیں گے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ زکوۃ اور دیگر فرائض کی پابندی کی عادت بنانے

کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام"**ہفتہ وار اجتماع**"بھی ہے۔-**اَلحمدُلِلّٰہ!** ہفتہ وار اجتماع میں ذِکْر ہوتا ہے ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کو ملتا ہے ❁ نیک صحبت میں بیٹھنا اور ❁ مسجد میں وقت گزارنا نصیب ہوتا ہے ❁ ایک اَہَم برکت یہ کہ دِینی اجتماع کے لئے جانا بھی راہِ خُدا میں نکلنا ہے،ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائیں گے توان شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گھر سے نکلنے سے لے کر واپس لوٹنے تک سارا وقت راہِ خُدا میں شُمار ہو گا۔عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام-ہر جمعرات پابندی سے **ہفتہ وار اجتماع** میں اَوَّل تا آخر شرکت کی نیّت کر لیجئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت،شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحَبَّت کی اس نے مجھ سے مُحبّت کی اور جس نے مجھ سے مُحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

اعتکاف کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک میں کئی عاشقانِ رسول اعتکاف کی سنت پر عمل کرتے ہوئے پورے ماہ اور آخری عشرے کے اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔آیئے!اعتکاف کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت

[1]... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(جامع صغیر، ص ۵۱٦،حدیث ۸۴۸۰)(2) فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔(شعب الایمان،الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۴۲۵/۳،حدیث:۳۹٦٦) ☆رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب برِیُ الذِّمہ۔(فیضان رمضان، ص ۲۳۵۔) ☆نذر اور سنت مؤکدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب ہے، اس کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔(ایضاً،ص ۲۳۵ ملخصاً) ☆رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شب قدر کی تلاش ہے۔(ایضاً،ص ۲۳۲)

اعلان

اعتکاف کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

یاددھانی

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص

1…کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار ''أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ'' پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔(1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(2)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے

1…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کاشیڈول،26فروری2026ء

(1):سنّتیں اورآداب سیکھنا:5منٹ،(2):دعایاد کرنا:5منٹ،(3):جائزہ:5منٹ،کُل دورانیہ15منٹ

اعتکاف کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆مسجد جامع ہونا اعتکاف کے لئے شرط نہیں بلکہ مسجدِ جماعت میں بھی ہو سکتا ہے، مسجدِ جماعت وہ ہے جس میں امام مؤذن مقرر ہوں اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو۔(ایضاً، ص ۲۳۹)☆سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی میں پھر مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔(ایضاً، ص ۲۴۰) ☆اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہوگیا جیسے زیارت قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مزاج پُرسی، نمازِ جنازہ میں حاضری اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۷) ☆اسلامی بہنیں مسجد بیت میں اعتکاف کریں، مسجد بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔(فیضان رمضان، ص ۲۸۹) ☆اعتکاف کے دوران دو وجوہات کی بنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے (1)حاجتِ شرعی (2)حاجتِ طبعی۔حاجتِ شرعی مثلاً نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔(ایضاً، ص ۲۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **”مسجد میں داخل ہونے کی دعا“** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔(خزینۂ رحمت، ص85)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (1)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیح فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8)313بار دُرُود شریف پڑھے؟(9)آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12)12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13)اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالِغان)میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23)گھر درس ہوا؟(24)مسجد درس دیا یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26)زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد یا صلوٰۃُاللَّیل پڑھی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کردیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44)مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسمِ الله پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر و مُرشد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57)اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتِماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60)ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61)مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)عَلاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد